الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

8

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالی معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

8

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ و برکات ایامہ و لیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، 40 اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ——— صحیح ابن حبان

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— ستمبر 2014ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
0322-7202212

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا

فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَضَحِكَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ بَعْدَهُ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي مَرَضِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، فَضَحِكْتُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جس بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی میں ان کے ساتھ کوئی بات کی تو وہ رونے لگ پڑیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی میں کوئی اور بات کی تو وہ ہنسنے لگ پڑیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعد میں' میں نے فاطمہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ سرگوشی میں مجھے بتایا کہ اسی بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا' تو میں رونے لگ پڑی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے یہ بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر ملوں گی' تو میں ہنس پڑی۔

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کر لیں

6955 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ،

6954–إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير إبراهيم بن محمد الزبيري، فمن رجال البخاري، . إبراهيم بن سعد: هو إبراهيم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف الزهري. وأخرجه أحمد في "المسند" 6/77 و240 و282، وفي "الفضائل" "1322"، والبخاري "3625" و"3626" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، و"3715" و"3716" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم، و "4433" في المغازي: باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، ومسلم "97""2350" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "262"، والطبراني "1037"/22، والبغوي "3959"

6955– إسناد صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله. وأخرجه البخاري "5278" في الطلاق: باب الشقاق، وهل يشير بالخلع عند الضرورة؟، والبيهقي 7/308 عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .إلا أن رواية البخاري مختصرة جدا ونصها: "إن بني المغيرة استأذنوا في أن ينكح علي ابنتهم، فلا آذن"، ولم يذكر البيهقي في حديثه قوله: "يريبني ما رابها."وأخرجه بطوله أحمد في "المسند"4/328، وفي "الفضائل" "1328"، والبخاري "5230" في النكاح: باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والإنصاف، ومسلم "2449" "93" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2071" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، والترمذي "3867" في المناقب: باب فضل فاطمة، والنسائي في "الفضائل" "265"، وابن ماجه "1998" في النكاح: باب الغيرة، والطبراني "1010"/22، والبيهقي 7/307 و10/288-289، والبغوي "3958" من طرق عن الليث، به . ورواية النسائي والطبراني مختصرة، وقال الترمذي: حسن صحيح.وأخرجه البخاري "3714" في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم، و "3767": باب مناقب فاطمة، ومسلم "2449" "94"، والنسائي في "الفضائل" "266"، والطبراني 22/1012، والبغوي "3957" من طريق عمرو بن دينار، والطبراني "1011"/22

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، اسْتَأْذَنُونِي اَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا عَلَى ابْنَتِي، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، إِلَّا اَنْ يُحِبَّ عَلِيٌّ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي، وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي، يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بنو ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی کے ساتھ کر دیں جبکہ میری بیٹی (پہلے ہی اس کی بیوی ہے) میں انہیں اجازت نہیں دوں گا میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر وہ چاہے' تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور ان کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لے میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے' جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے خوش کرتی ہے' مجھے وہ چیز بُری لگتی ہے جو اسے بری لگتی ہے' جو اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ عَلِيٌّ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا وَإِنَّمَا كَرِهَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لِفَاطِمَةَ لَا تَحْرِيمًا لِهٰذَا الْفِعْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فعل کر لیتے تو یہ جائز تھا

لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کے اظہار کے لیے اسے ناپسند کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو حرام قرار نہیں دیا

6956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَهُ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ، قَالَ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَخْطُبُ فِي ذٰلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ كَالْمُحْتَلِمِ، فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي،

6956- إسناده صحيح على شرط الشيخين، الوليد بن كثير: هو المخزومي أبو محمد المدني، وعلي بن الحسين: هو عَلِيُّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالب، زين العابدين. وأخرجه أحمد في "المسند" 4/326، وفي "الفضائل" "1335"، والبخاري "3110" في فرض الخمس: باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم، وعصاه وسيفه ... ، ومسلم "2449" "95" في فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وأبو داود "2069" في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، والنسائي في "الفضائل" "267"، والطبراني "20" /20 من طرق عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وكلهم ذكر في الحديث قصة غير النسائي، فالرواية عنده مختصرة جدا، ولفظه: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب، وأنا يومئذ محتلم: "إن فاطمة مني."

وَاِنِّي اَخَافُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا، وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، فَاَحْسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي، وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا

❀❀ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد) ابوجہل کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اسے اس کے دین کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالشمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کے دامادی کے سلوک کی تعریف کی اور اچھائی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جب بھی میرے ساتھ بات کی سچ بات کی اور میرے ساتھ وعدہ کیا' تو وعدہ پورا کیا میں کسی حلال چیز کو حرام قرار نہیں دیتا اور نہ ہی کسی حرام چیز کو حلال قرار دیتا ہوں لیکن اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی جگہ کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا بَلَغَهُ هٰذَا الْقَوْلُ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسَكَ عَنْ خِطْبَتِهِ تِلْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا' تو وہ دوسری شادی کرنے سے رک گئے تھے

6957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اَخْبَرَهُ:

(متن حدیث): اَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ فَاطِمَةَ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَشَهِدْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ ابْنَتِي فَحَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي، وَاِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ عِنْدَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ فَاَمْسَكَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی صاحب زادی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا اس بات کی اطلاع سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحب زادیوں کی وجہ سے غصے میں نہیں آتے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے لگے ہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ شہادت پڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا:

''میں نے ابوالعاص کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کی اس نے جب بھی میرے ساتھ بات چیت کی سچ بولا' فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اللہ کی قسم! کسی بھی مسلمان شخص کے ہاں اللہ کے رسول کی صاحب زادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پیغام نکاح سے باز آ گئے۔

ذِكْرُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے

6958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ ، قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: لَا، بَلْ هُوَ حَسَنٌ ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ لِيَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِيْ ابْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ ، فَقُلْنَا: سَمَّيْنَاهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِوَلَدِ هَارُوْنَ: شَبَّرٌ وَشَبِّيْرٌ وَمُشَبِّرٌ

6957– إسناده صحيح، عبيد الله بن أبى زياد لم عنه غير ابن ابنه الحجاج بن أبى منيع، ووثقه المؤلف، وعده الدارقطنى من ثقات أصحاب الزهرى، وقال محمد بن يحيى الذهلى فى ترجمة عبيد الله بن أبى زياد الرصافى: لم أعلم له راويا غير ابن ابنه، يقال له: حجاج بن أبى منيع، اخرج إلى جزء ا من أحاديث الزهرى، فنظرت فيها، فوجدتها صحاحا، فلم أكتب منها إلا يسيرا، وقال الذهبى: مقارب الحديث، وقال الحافظ فى "التقريب": صدوق، روى له البخارى تعليقا، وقد توبع، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين، غير حجاج، فقد روى له البخارى تعليقا، وهو ثقة، وهو فى "مسند أبى يعلى" ورقة.334/1 واخرجه الطبرانى "18" 20/ عن أبى اسامة عبد الله بن محمد بن أبى أسامة الحلبى، عن حجاج بن أبى منيع الرصافى، بهذا الإسناد. وزاد فيه بعد قوله "بضعة منى": "وأنا أكره أ، تفتنوها." واخرجه احمد فى "المسند"4/326، وفى "الفضائل" "1329"، والبخارى "3729" فى فضائل الصحابة: باب ذكر أصهار النبى صلى الله عليه وسلم، ومسلم "2449" "96" فى فضائل الصحابة: باب فضائل فاطمة، وابن ماجه "1999" فى النكاح: باب الغيرة، والطبرانى "19" 20/، والبيهقى 7/308 من طريقين عن شعيب بن أبى حمزة، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد فى "المسند"4/326، وفى "الفضائل" "1334"، ومسلم "2449" "96"، والطبرانى "21" 20/ من طريق النعمان بن راشد، والطبرانى فى "مسند الشاميين" كما فى تغليق التعليق"369_2/368 من طريق محمد بن الوليد الزبيدى، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد فى "الفضائل" "1330"، وأبو داود "2070" فى النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، عن عروة، وعن أيوب عن ابن أبى مليكة أن على بن أبى طالب خطب ابنة أبى جهل .. فذكره بنحوه.